اس اشاریئے کی یہ بھی خوبی ہے کہ ہم معنی یا مترادف موضوعات یا عربی اور اردو کے ایک موضوع کے مختلف الفاظ کو باہم مربوط کر دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے باہمی حوالہ جات (Cross References) کا نظام اپنایا گیا ہے۔ جیسے لفظ "تبرج (ص ۱۶۵)" کے لئے پردہ کی طرف رجوع کرنے کو کہا گیا اور لفظ" ظہار" (ص ۲۸۹) کو جاننے کے لئے قانون اسلام کے عنوان کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ ایسا کر کے اردو اور عربی اصطلاحات کو باہم مربوط کرنے اور بے جا طوالت سے بچنے کی مفید کوشش کی گئی ہے۔

کتاب کے آغاز میں ۳۰ صفحات پر مشتمل قرآنی معلومات بلا عنوان شامل کتاب ہیں جو مقدمہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان صفحات میں قرآن فہمی کی سابقہ کوششوں کو مربوط انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل موضوعات کے تحت اٹھاون کتب سے متعارف کرایا گیا ہے۔

الف ۔	لغات القرآن	۱۱
ب ۔	فہارس الفاظ القرآن	۱۵
ج ۔	فہارس مضامین القرآن	۲۴
د ۔	قرآنی ترجموں سے ملحق فہارس	۵
ہ ۔	اردو تفاسیر اور فہارس	۳

یہ ایک مفید کوشش ہے جس سے قرآن فہمی کو فروغ حاصل ہو گا۔ تاہم یہ فہرست بھی نظرثانی چاہتی ہے کیونکہ انگریزی' عربی' فارسی اور ترکی کے علاوہ اردو زبان میں بھی ان موضوعات پر خاصا مواد موجود ہے۔ مضامین قرآن کے حوالے سے عبدالوحید خان مرحوم کی کتاب "قرآن اور انسان" مطبوعہ: ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد' جناب ڈاکٹر تنزیل الرحمن کی کتاب "خلاصہ مطالب قرآن" مطبوعہ حرمت' اسلام آباد' جناب ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کی کتاب "قرآن ایک نظر میں" مطبوعہ حرمت' اسلام آباد اور مشتاق احمد خان کی کتاب عظیم (دو جلدیں) مطبوعہ قرآن مرکز' اسلام آباد۔ اس موضوع پر حالیہ اضافے ہیں جن کا تذکرہ اس فہرست کو زیادہ مفید بنا دیتا۔

فاضل مرتبین کی یہ کاوش یقیناً لائق تحسین ہے۔ کیونکہ اس کی وساطت سے "تفہیم القرآن" سے براہ راست استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ قرآن فہمی اور خاص طور

سے قرآن کے موضوعاتی مطالعے کو فروغ ملے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس رجحان کو بھی تقویت حاصل ہو گی کہ مکانیکی تحقیق کو رواج دے کر اردو کو بھی مال دار بنایا جا سکتا ہے نیز اس کتاب کے مطالعہ سے دینی علوم کی اشاریہ سازی کے لئے اصول مرتب کرنے کی جانب پیش رفت ہو گی۔

اس اشاریئے کے مطالعہ سے بعض امور ایسے بھی سامنے آتے ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ دینی کتب کی اشاریہ سازی کا منہاج متعین ہو نیز اس اشاریئے کو قارئین کے لئے مزید مفید بنایا جا سکے۔

۱) یہ اشاریہ اردو کے حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب ہوا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اردو حروف تہجی کی پوری پوری پابندی کی جاتی ۔ چنانچہ واضح رہے کہ عربی زبان کے برعکس اردو اور فارسی میں الف ممدودہ اور الف مقصورہ دو الگ الگ حروف ہیں اور اردو لغت میں الف ممدودہ پہلے ہوتا ہے اور الف مقصورہ بعد میں۔ جبکہ زیر نظر اشاریہ میں اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ لفظ آدم علیہ السلام (ص ٦٩) الف ممدودہ والے دیگر الفاظ کتاب کے ساتھ شروع میں لانا اردو زبان کا تقاضا ہے۔ اسی طرح لفظ آخرت (ص ۴٦)' آزمائش (ص ۷۱)' آسمان (ص ۸۲)' آل' آلاء (ص ۹۰) کو اشاریئے کی ابتداء میں لانا زیادہ مفید ہوتا۔ نیز بعض اصطلاحات جیسے آباء اور آفاق وغیرہ قرآن حکیم نے استعمال کی ہیں لیکن اس فہرست میں شامل نہیں ہیں۔

۲) اشاریہ سازی کا بنیادی اصول یہ بھی ہے کہ جس طرح عنوانات الفبائی ترتیب سے رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح ذیلی عنوانات بھی حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب ہوتے ہیں۔ جبکہ زیر تبصرہ کتاب میں یہ طریقہ اپنایا گیا ہے' کہ عنوان مقرر کر کے اسے "تفہیم القرآن" کی جلدوں کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ اگر ذیلی عنوانات کو حروف تہجی سے ترتیب دیا تو اشاریئے کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا۔

۳) یہ اشاریہ ترتیب دیتے وقت غالباً "تفہیم القرآن" کی چھ جلدوں کے آخر میں موجود "فہارس مضامین" کو خام مواد کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذیلی عناوین کو متعلقہ جلد کی ترتیب صفحات کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ جو اشاریہ سازی کے مروجہ منہاج سے جداگانہ اسلوب ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اشاریہ میں جلدوں کو بنیاد بنانے کی بجائے عنوانات اور ذیلی عنوانات کو معیار بنایا جائے اور ہر ذیلی موضوع کے سامنے جلد نمبر اور صفحہ نمبر درج کیا جائے

تاکہ جلد نمبر جلی الفاظ میں لکھنے کی ضرورت نہ رہے اور اشاریہ سازی کے تقاضے بھی پورے ہو سکیں۔

۴) اشاریئے کی افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے یہ امر بھی مناسب ہوگا۔ کہ مقدمے کے بعد اور اشاریئے سے پہلے "تفہیم القرآن" اور اس کے فاضل مفسر رحمتہ اللہ علیہ کا تفصیلی تعارف شامل کیا جائے۔ اور خاص طور سے "تفہیم القرآن" کی جلدوں کی تفصیل قارئین اشاریہ کو مہیا کی جائے تاکہ اشاریہ سے استفادہ آسان ہو۔

۵) فاضل مرتبین نے باہمی حوالہ جات کا طریقہ اپنایا ہے جو بہت مفید ہوتا ہے لیکن اس کتاب میں اس نظام نے بعض بڑی دلچسپ صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ مثلاً لفظ "ابلیس" دیکھئے (ص ۳۹۔ ۴۰) اس لفظ کی تفصیل پہلی، تیسری اور چوتھی کے ذیل میں درج ہے۔ جبکہ دوسری، پانچویں اور چھٹی جلد کا عنوان مقرر کر کے ہدایت دی گئی ہے کہ "دیکھئے شیطان" چونکہ یہ اشاریہ اسی طرح ترتیب دیا گیا ہے، جس طرح ہر جلد کے آخر میں فہرست مضامین درج ہے اور اشاریہ ترتیب دیتے وقت غیر ضروری تکرار کو حذف نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ صورت سامنے آتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے اشاریہ سازی کے اصول متعین کئے جائیں اور ان کی روشنی میں اشاریہ مرتب ہو تاکہ غیر ضروری تکرار اور الجھاو سے بچا جا سکے۔

۶) حرف "گ" (ص ۳۹۷) کے تحت دو عنوان گمان اور گناہ کا حوالہ درج ہے جبکہ حرف "گ" سے اردو میں کئی الفاظ شروع ہوتے ہیں۔ جیسے گند اور گندگی، گھمنڈ اور گنہگار وغیرہ لیکن نہ تو یہ الفاظ مذکور ہیں اور نہ ہی ان کا باہمی حوالہ درج ہے۔

۷) یوم الدین (ص ۴۷۷) عنوان ہے۔ جو اشاریہ کے مطابق جلد سوم میں مذکور ہے۔ حالانکہ ہر نمازی جانتا ہے کہ "یوم الدین" کا لفظ سورہ الفاتحہ میں ہے اور یہ قرآن حکیم کی ابتدائی سورت ہے۔ اس لئے "یوم الدین" کا لفظ تفہیم کی پہلی جلد میں ضرور ہو اور اگر کسی وجہ سے یہ عنوان تفہیم القرآن کی پہلی جلد میں قائم نہیں ہو سکا۔ تو اس امر کی ضرورت ہے کہ تفہیم کی "فہرست مضامین" پر علمی انداز میں نظرثانی کی جائے اور اسے ہر طرح سے جامع اور مانع بنایا جائے۔

۸) اشاریئے کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ آج کے دور میں کمپوزنگ کی جو سہولتیں میسر ہیں ان سے بھی خاطر خواہ استفادہ نہیں کیا گیا۔ اگر اس کتاب کو کسی ماہر کمپوزر سے

مرتب کرایا جائے تو جگہ بھی کافی بچ سکتی ہے اور کتاب دیدہ زیب بھی ہو سکتی ہے۔

ان چند امور کی نشان دہی اس جذبہ کے تحت کی گئی ہے کہ ادارہ ترجمان القرآن جب اس کتاب کا اگلا ایڈیشن طبع کرے اور مناسب سمجھے تو ان ملاحظات کو بھی پیش نظر رکھے۔

محمد طفیل